اصول الشاشی

سوالاً جواباً

استاد محترم محمد اعجاز مدنی کی طرف سے دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھنے کی کوشش کی ہے ۔ جوابات کو بوجوہ استاد صاحب نے چیک نہیں فرمایا ۔

0348.4998146

بصورت غلطی مطلع فرما کر مہربانی کا تحفہ لیجئے۔

جامعۃ المدینہ ،فیضان محمدی گلشن معمار

فصل فی النہی

افعال حسیہ کی تعریف حکم اور مثال لکھیں۔
شریعت کے وارد ہونے سے پہلے جو معنی تھے وہی معنی رہے ان میں کوئی تبدیلی نہ آئے انہیں افعال حسیہ کہتے ہیں
جن کا تعلق حقیقت سے شریعت پر موقوف نہ ہو۔
حکم:
منہی عنہ یعنی جس چیز سے منع کیا گیا عین ہونا ہے جس پر نہی وارد ہوا ہو تو منہی عنہ کی عین ذات قبیح ہوتا ہے اور قبیح یقینی طور پر مباح نہیں ہوتا۔
مثال:
زنا، شراب، خمر، جھوٹ، ظلم وغیرہ

افعال شرعیہ کی تعریف حکم اور مثال لکھیں۔
شریعت کے وارد ہونے سے پہلے جو معنی تھے وہی معنی نہ رہے ان میں کوئی تبدیلی ہوئی ہو انہیں افعال شرعیہ کہتے ہیں
حکم:
منہی عنہ غیر ہوتا ہے جس کی طرف نہی کی اضافت کی جاتی ہے۔ اور یہ حسن بنفسہ ہوتا ہے اور قبیح لغیرہ ہوتا ہے
مثال:
یوم نحر میں روزہ رکھنا اوقات مکروہہ میں نماز پڑھنا ایک درھم کو دو درھم کے بدلے بیچنا ان سے منع کیا گیا ہے

النهی عن التصرفات الشرعیۃ یعنی تقریر ہمارا مذکورہ عبارت کی وضاحت امثلہ کے ساتھ کریں۔

النہی افعال الشرعیۃ سے اس کے پختہ ہونے کا تقاضہ کرتا ہے۔

اور مراد لیا جاتا ہے اسی عبارت کو النہی عن التصرفات الشرعیۃ الخ سے کہ تصرف نہی کے بعد مباح باقی ہوتا ہے جسطرح کہ وہ مباح ہوتا ہے۔

اسی وجہ سے اگر نہی کے بعد مشروع مباح باقی نہ ہو تو بندہ مشروع مباح کے حاصل ہونے سے عاجز ہوگا اور اس وقت یہ نہی لعاجز ہوگا اور یہ ھو یعنی نہی لعاجز شارع اللہ پاک کی طرف سے محال اور یہی جدا کرنے والی ہے افعال حسیہ کو افعال شرعیۃ سے اور اگر افعال حسیہ کا عین قبیح ہو تو افعال حسیہ سے نہی ادا نہیں ہوگا نہی لعاجز کی طرف کیونکہ اس کو نہی کے ساتھ وصف بندے کو افعال حسی سے عاجز نہیں کریگا۔

اور اسی سے متفرع مسائل نکلتے ہیں۔

بیع فاسد کا حکم اور اجارۃ فاسدۃ کا حکم اور عید کے دن روزے کی نذر کا حکم: افعال شرعیۃ سے نہی کا وارد ہونے کے ساتھ تصرفات الشرعیۃ کے تمام صورتوں کا حکم۔

بیع فاسد کے حکم کو بیان کرنے کیلے ہم نے کہا کہ بیع فاسد قبض کے وقت ملکیت کا فائدہ دیتی ہے اس اعتبار سے کہ بیع فاسد بیع ہے اور بیع فاسد کا توڑنا واجب ہے اس اعتبار سے کہ بیع حرام لغیرہ ہے۔

وھذا بخلاف نکاح المشرکات اعتراض مع جواب لکھیں؟

اعتراض:

آپ کے قاعدے کے مطابق افعال شرعیہ پر نہی وارد ہو تو وہ حسن لنفسہ اور قبیح لغیرہ ہوتا ہے۔ اور آپ نے کہا کہ اگر نکاح ہو مشرکات سے اور باپ کی منکوحہ سے اور غیر کی معتدہ سے اور غیر کی منکوحہ سے اور محارم کے ساتھ نکاح کرنے سے اور بغیر گواہ کے ساتھ نکاح کرنے سے تو یہ قبیح لنفسہ ہے یہ تو آپ کے قاعدے کے خلاف ہوا۔

جواب:

ہم نے کہا ان کو اس وجہ سے قبیح لنفسہ کہا ہے کیونکہ نکاح کا ثابت ہونا تصرف کے ہونے کو ثابت کرتا ہے اور کسی چیز سے نہی کا ثابت ہونا تصرف کے حرام ہونے کو ثابت کرتا ہے۔ تو ان دونوں کو جمع کرنا محال ہے تو مذکورہ نہی کو نفی پر محمول کیا جائے گا۔

فأما موجب البیع ثبوت الملک۔۔۔ الخ اعتراض مع جواب لکھیں؟

اعتراض: کا جواب

آپ نے بیع پر قیاس کیا ہے لیکن آپکا قیاس درست نہیں ہے کیونکہ بیع ملکیت کے ثابت ہونے کا فائدہ دیتی ہے اور نہی تصرف کے حرام ہونے کو ثابت کرتا ہے اور ان دونوں کو جمع کرنا ناممکن

ہے وہ اس طرح کہ ملکیت ثابت ہو جائے تصرف حرام کیا ایسا نہیں ہے کہ شیرہ شراب ہو جائے مسلمان کی ملکیت میں تو اس خمر میں مسلمان کی ملکیت باقی رہتی ہے اور تصرف حرام ہوتی ہے

ولا تقبلوا لھم شھادۃ ابدا اھل شہادت اور اداء شہادت میں سے ہے یا نہیں، نہی کے قاعدے کے تحت وضاحت کریں۔

ترجمہ:

اور تم قبول نہ کرو ان کی محدودین فی القذف کی گواہی ہمیشہ ہمیشہ

چونکہ فاسق اھل شہادت میں سے ہے تو نکاح فاسق کے گواہی کے ساتھ منعقد ہوتی ہے

کیونکہ نہی شہادت کے قبول سے شہادت کے نہ ہونے کے ساتھ محال ہے

اور ان کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی اداء میں فساد کی وجہ سے نہ کہ شہادت کے نہ ہونے کی وجہ سے یقینی طور پر اور اسی پر ہم نے کہا کہ ان فساق محدودین پر لعان لعن طعن واجب نہیں ہے کیونکہ لعان اداء شہادت ہے اور شہادت فسق کے ساتھ اداء نہیں ہوتا۔

دونوں محملوں میں ایک کی تخصیص ثابت ہو۔
نص میں اور دوسری کی نہ ہو۔
تو اس پر محمول کرنا جس پر تخصیص لازم نہیں
اولی ہے۔

اسکی مثال:۔

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے۔

أَوْ لَا مَسْتُمُ النِّسَاءَ۔

یا تم چھو لو اپنی عورتوں کو۔ اس آیت میں
{ } کے دو محمل ہیں۔

① چھونا ② جماع کرنا

اگر ہم "لَامَسْتُم" سے مراد چھونا لیں تو اس سے
ہمیں بعض کو خاص کرنا پڑیگا۔

اور اگر ہم "لَامَسْتُم" سے مراد جماع لیں تو اس
سے ہمیں کسی کو بھی خاص کرنا نہیں کریگا۔

مثال کے طور پر

ہم "لَامَسْتُم" سے چھونا مراد لیں تو باپ
بیٹی کو چھوئے بھائی بہن کو چھوئے کیا اس
طرح ان کا وضو ٹوٹ جائیگا نہیں ایسا نہیں ہے
بلکہ "لَامَسْتُم" سے مراد جماع لیں گے اب کوئی بھی
اس میں خاص نہیں اور یہ حکم مطلقاً جاری ہوگا
جو کہ قاعدے کے موافق ہے
اسی لیے متفرع مسائل نکلتے ہیں۔

دو مذہبوں پر

	امام شافعی	امام اعظم
1	نماز مباح نہیں ہے۔	نماز مباح ہے۔
2	مصحف کا چھونا جائز نہیں۔	مصحف کا چھونا جائز ہے۔
3	مسجد میں داخل ہونا کراہت کے ساتھ۔	مسجد میں داخل ہونے میں کراہت نہیں۔
4	امامت درست نہیں ہے۔ پانی نہ پائے جانے کے وقت تیمم لازم ہے۔	امامت درست ہے۔ پانی کے نہ پائے جانے کے وقت تیمم لازم نہیں ہے۔
5	نماز کے دوران چھونے کو یاد کرنے سے تیمم لازم آئیگا۔	تیمم لازم نہیں آئیگا۔

س 2 نصوص سے مراد کو پہچاننے کا تیسرا طریقہ
مثال کے ساتھ لکھیں نیز متفرع مسائل بھی لکھیں۔
اگر نص کی قراءت کی جائے دو قرأتوں کے ساتھ
یا روایت کی جائے دو روایتوں کے ساتھ۔
تو نص میں ایسی صورت پر عمل کرنا کہ دونوں
صورتوں پر عمل ہو۔ اولیٰ ہے۔
اسکی مثال۔
اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے
وَ اَرْجُلَكُمْ ۔ ترجمہ: تمہارے پیر یعنی پاؤں
اس آیت میں نصب کے ساتھ قراءت کی گئی ہے
عطف دیتے ہوئے مغسول ہے۔
اور جر کی قراءت کی گئی ہے عطف دیتے ہوئے
ممسوح یعنی مسح کیا ہوا ہے۔
جر کی قراءت کو عدم تخفیف موزے کی حالت

پر محمول کیا جائے گا۔
اور نصب کی قراءت کو عدم تخفیف موزے
سے نہ ہونے کی حالت پر محمول کیا جائے گا۔
اسی معنی کی جر کی قراءت کو تخفیف کی حالت پر محمول
کیا جائے گا کہ اعتبار سے بعض علماء کرام نے فرمایا۔
خفین موزوں پر مسح کا جواز کتاب سے ثابت ہے۔

اللہ پاک کا فرمان ہے

حَتّٰی یَطْهُرْنَ ترجمہ یہانتک وہ پاک ہو جائیں
اس آیت کو تشدید اور تخفیف کے ساتھ قراءت
کی گئی ہے
اس آیت میں تخفیف کی قراءت پر عمل کیا جائے گا
جب حیض کے ایام دس ۱۰ دن سے کم ہوں۔
اسی پر ہمارے علمائے کرام نے فرمایا
جب حیض کا خون دس دن سے کم ہو تو حائض
کے ساتھ وطی جائز نہیں ہے ہاں اگر حائض
غسل کرے تو وطی جائز ہو جائے گی
کیونکہ کمال طہارت غسل کے ساتھ ثابت ہوتا
ہے
اور اگر حیض کا خون دس دن ہو تو حائض کے
ساتھ وطی جائز ہے غسل کرنے سے پہلے۔
کیونکہ مطلقاً طہارت ثابت ہوتی ہے
خون کے رکنے کے ساتھ۔

کیا کچھ ایسے دلائل بھی ہیں جو احناف کے نزدیک مسلم ان کی نشان دہی کریں۔

(1) ایک حدیث یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے قے فرمائی اور اس کے بعد وضو نہیں فرمایا اس سے امام شافعی استدلال حنفیہ ہے کیونکہ روایت سے تو ثابت ہوتا ہے کہ قے اسی وقت وضو کو واجب نہیں کرتی اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جاتی جس سے معلوم ہو کہ وضو نہیں ٹوٹتا۔

(2) حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ چالیس بکریاں میں ایک بکری زکوۃ ہے اس سے بعض لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ زکوۃ میں قیمت کا دینا جائز نہیں ہے لیکن استدلال کمزور ہے کیونکہ یہ بات حدیث سے ثابت نہیں ہوتی حدیث سے تو اتنا ثابت ہوتا ہے کہ چالیس بکریاں میں ایک بکری واجب ہوتی اور یہ مسئلہ غیر نہیں ہے ہی یہ بات کہ قیامت دی کہ ادائیگی ہو سکتی ہے یا نہیں اس کا حدیث میں تذکرہ نہیں ہے

(3) قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے واتموا الحج والعمرۃ للہ حج اور عمرہ کو اللہ کیلئے پورا کرو۔
اس سے بعض لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ عمرہ ابتداء واجب ہوتا ہے یعنی جسطرح حج فرض ہے عمرہ بھی فرض ہے لیکن ان کا یہ استدلال ضعیف ہے کیونکہ قرآنی نص سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اسے پورا کرنا واجب ہے اور اسے پورا کرنا تب واجب ہے جب اسے شروع کیا جاتا ہے۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ میں کس مسئلہ میں دلیل پکڑنا ضعیف ہے

ترجمہ اور تم حج و عمرہ پورا کرو اللہ کیلئے اس آیت سے یہ ثابت کرنا کہ ابتداء عمرہ کرنا واجب ہے یہ ضعیف ہے

کیونکہ نص مکمل کرنے سے واجب ہونے کا تقاضہ کرتی ہے اور مکمل کرنا شروع کرنے کے بعد ہوتا ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

اختلاف تو ابتداء عمرہ کے واجب ہونے میں ہے۔

لَا تَبِيْعُوا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ ... الخ کس مسئلہ میں دلیل پکڑنا ضعیف ہے

ترجمہ۔ تم نہ بیچو ایک درھم کو دو درھم کے بدلے میں ایک صاع کو دو صاع کے بدلے۔

اس حدیث پاک سے ثابت کرنا کہ بیع فاسد ملکیت کا فائدہ نہیں دیتی یہ ضعیف ہے۔

کیونکہ نص بیع فاسد کے حرام ہونے کا تقاضہ کرتا ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

اختلاف تو ملکیت کے ثابت ہونے یا نہ ہونے میں ہے

فصل فی تقسیم حروف المعانی

حروف مبانی اور حروف معانی سے کیا مراد ہے۔

حروف معانی :۔

اس سے مراد وہ حروف ہیں جو افعال کے معنیٰ کو اسماء تک پہنچاتے ہیں۔

حروف مبانی :۔

اس سے مراد وہ حروف ہیں جن کے ساتھ مل کر کلمہ بنتا ہے

واو کا معنیٰ بیان کریں نیز امثلہ سے اسکو واضح کریں۔

واو مطلق جمع کیلئے ہے۔

اور امام شافعی نے فرمایا کہ واو کو ترتیب کیلئے بھی لاتے ہیں۔

اسی وجہ سے وضو کے باب میں ترتیب کو واجب قرار دیتے ہیں۔

مثالیں :۔

ہمارے علماء فرماتے ہیں۔

کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کیلئے کہے کہ اگر تو زید اور عمر سے بات کرے گی تو تو طلاق والی ہوگی۔

بیوی نے پہلے عمر سے بات کی پھر زید سے بات کی پھر بھی وہ طلاق والی ہوگی۔

کیونکہ ترتیب شرط نہیں اور نہ ہی ملا ہوا ہونا۔

دوسری مثال :۔

اگر اپنی بیوی کیلئے کہے کہ اگر تو داخل ہوا اس گھر میں یا اس گھر میں تو طلاق والی ہے۔

اب بیوی پہلے دوسری گھر میں داخل ہوئی پھر پہلے والی گھر میں داخل ہوئی تو طلاق ہو جائے گی۔

امام محمد علیہ رحمۃ نے فرمایا کہ
اگر کوئی مرد اپنے بیوی کو کہے
کہ اگر تو اس گھر میں داخل ہوئی تو تو طلاق والی ہے۔
تو وہ عورت اس حال میں طلاق والی ہو گئی۔
تو یہ ترتیب تقاضہ کرے واؤ کے ذریعے طلاق
کے ترتیب کا گھر میں داخل ہونے پر تو یہ
تعلیق ہو گا نہ کہ تنجیز ا۔

واؤ کا مجازی معنی اور امثلہ لکھیں۔
اور کبھی واؤ حال کیلئے آتا ہے۔
اور یہ حال اور ذوالحال کے درمیان تنگ ہوتا ہے۔
اور اس وقت واؤ شرط کے معنی کا فائدہ دیتا ہے۔
اسکی مثال:۔

امام محمد علیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ماذون
کے بارے میں {ماذون اس غلام کو کہتے ہیں جس کے
آقا نے اسے خرید و فروخت کی اجازت دی ہو۔}
جب مولی اپنے غلام کو کہے کہ تو مجھے ہزار روپے ادا
کر اس حال میں تو آزاد ہے۔
تو یہاں پر واؤ شرط ہے آزاد ہونے کیلئے
امام محمد نے سیر کبیر میں فرمایا کہ
جب سپہ سالار کفار کیلئے کہے کہ تم دروازہ کھولو
اس حال میں کہ تم امن والے ہو۔

اب کفار امن والے نہیں ہوں گے دروازہ نہ
کھولنے کے ساتھ۔

واؤ کا مجازی معنی مراد لینے کیلئے کیا ضروری ہے۔
واؤ احتمال رکھتا ہے حال پر مجاز کے طریقے کے ساتھ
تو ضروری ہے کہ لفظ مجاز کی طرف پھرنے کا احتمال
رکھتا ہو اور حقیقت کے متعذر ہونے کے ثابت
ہونے پر دلیل قائم ہو۔

أنتِ طالقٌ وأنتِ مریضةٌ أو مصلیةٌ مذکورہ
بالا احکام شرعی حکم بیان کریں۔
اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو کہے کہ تو طلاق والی ہے
اس حال میں کہ تو مریضہ ہے یا نماز پڑھنے والی ہے
تو اسی وقت طلاق واقع ہوگی۔
اگر اس نے تعلیق کی نیت کی ہو۔
اس میں مرد کی نیت درست ہوگی۔ اس کے اور
اللہ کے درمیان۔
کیونکہ لفظ اگرچہ حال کے معنی کا احتمال رکھتا ہے
مگر ظاہر اس کے خلاف ہے۔
اور جب مرد تائید کرے خلاف ظاہر کی
اپنے قصد کے ساتھ تو مرد کا قول دیانت
پر ثابت ہوگا۔

خذ هذه الألف مضاربة واعمل بها في البز میں عمل مقید ہوگا یا نہیں ع وجہ لکھیں

بز یعنی کپڑے میں عمل کرنا مقید نہیں ہوگا اور مضاربۃ عام ہوگا

کیونکہ بز {کپڑے میں} میں عمل صلاحیت نہیں رکھتی حال کی اور ایک ہزار لینا مضاربۃ سے طور پر یہ صاحب مال کو اس کپڑے میں عمل کرنے کے ذریعے مقید نہیں کیا جائے گا۔

طلقني ولك الف. احمل هذا المتاع ولك درهم مذکورہ دونوں اقوال میں کیا فرق ہے اور کیا مسئلہ شرعیہ ثابت ہوگا۔

امام اعظم فرماتے ہیں

جب بیوی اپنے شوہر کیلئے کہے

تو مجھے طلاق دے اس حال میں کہ تیرے لیے ہزار ہیں اب شوہر نے طلاق دے دی تو اس کے بیوی پر کوئی چیز لازم نہیں آئے گی یعنی ہزار روپے لازم نہیں آئے گی۔

کیونکہ بیوی کا {ولك الف} کہنا

بیوی پر ہزار روپے لازم ہونے کا حال کا فائدہ نہیں دیتا اور اسلئے بیوی کا طلقني کہنا۔

فصل الفاء

فاء کا معنی اور امثلہ لکھیں؟

فاء کا اصل معنی ترتیب ہے۔ اس کا پہلا معنی پہلے کام کے ساتھ دوسرا کام پایا جانا اور ساتھ ملنے کا معنی بھی ہے یہ استعمال ہوتا ہے جزائیات میں اور یہ شرط کے بعد آتا ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا جب مالک کہے کہ میں نے بیچا اس کو غلام ہزار کی۔ مشتری نے کہا تو یہ آزاد ہے تو یہ قبول ہے بیع کہے اقرار بیع کے بعد آزاد ہونا ثابت ہو جائے گا۔

هذه إن دخلت هذه الدار فهذه الدار فأنت طالق دخول دار کی مختلف صورتیں اور شرعی وجہ لکھیں؟

اگر کوئی کہے اپنی بیوی کو اگر تو داخل ہوئی اس گھر میں ہی تو تو طلاق والی ہے تو شرط یہ دوسرے گھر میں دخول کا ہے لیکن مستقلا ہو اگر وہ داخل ہوئی پہلے گھر میں بعد میں دوسرے میں لیکن کچھ مدت کے بعد تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔

وقد يكون فاء للبيان علت کا مجازی معنی اور امثلہ لکھیں۔

اور کبھی فاء علت کو بیان کرنے کیلئے بھی آتا ہے اور یہ اسکا مجازی معنی ہے جیسے جب کوئی اپنے غلام کیلئے کہے کہ مجھ دے تو ایک ہزار تو تو آزاد ہے غلام آزاد ہو گا اسی حال میں اور کوئی بھی جبز ادا نہیں کریگا۔ اسی طرح مسلمان حربی کافر کو کہے تو آ تو تو امان والا ہے تو وہ امن والا ہو گیا اگرچہ نہ آئے۔

س امرُ امرأتي بيدك فطلقها. میں کونسی طلاق واقع ہوگی اور کیوں؟

ج جب مرد اپنی بیوی کیلئے کہے کہ میرے بیوی کے معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے تو تُو طلاق دے۔ تو مجلس میں بھی طلاق بائنہ ہوگا۔ تو پہلے طلاق کے علاوہ دوسرے کیلئے وکیل نہیں ہوگا گویا مرد نے کہا کسی اور کو اپنے بیوی کیلئے کہ طلاق کا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے اور طلاق دیا اس نے مجلس میں ہی تو طلاق رجعی واقع ہوگی۔

اور اسی طرح مرد نے کسی مرد کو اپنے بیوی کیلئے کہا کہ طلاق دے اور بذا یا تیرے تو اسی معاملے کو تیرے ہاتھ میں دیا تو طلاق ہوگی اسی مجلس میں تو دو طلاقیں واقع ہوگی۔

س طلقها وابنها اور ابنها وطلقها میں اگر اس نے طلاق واقع کردی تو کتنے طلاق واقع ہوں گے اور کیوں؟

ج طلاق دے اور بائنہ یا بائنہ اور طلاق دے تو طلاق واقع ہوگی اسی مجلس میں دو طلاقیں۔

س

ج طلاق میں عورت کا اعتبار ہے یا مرد کا اختلاف آئمہ لکھیں اور ہمارا طریقہ استدلال لکھیں۔

ج ہمارے اصحاب نے کہا جب آزاد ہو جائے منکوحہ لونڈی تو ثابت ہوگا اس کیلئے اختیار برابر ہے کہ اپنا شوہر غلام ہو یا آزاد کیونکہ حضور علیہ السلام نے بریرہ کو کہا کہ تو آزاد ہے تو مرد ہے اپنے بضع کا تو تجھے اختیار ہے تو ثابت ہوگا اسکے لیے اختیار اسکی آزادی کی وجہ سے۔ بضع کی آزادی تو ہے

معنی فرق نہیں ہے شوہر کے آزاد ہو یا غلام تو یہ تکلیں
گے ان سے مسائل عورت طلاق کا اعتبار رکھتی ہے
اسی لیے مذکورہ عورت کی شرمگاہ خاوند کی ملک ہے
یہ ملکیت عورت کی آزادی سے زائل نہیں ہوگی ہمیں ضرورت
دائمی ہوگی خاوند کی ملکیت کی زیادتی کا قول اختیار
کرنے کی طرح عورت کی آزادی کی وجہ سے ملک ضعیف
کی زیادہ ہونا طلاق کے اعتبار کے مسئلے کے معنی ہے پس
تین طلاقیں کی آزادی کے مالک ہونے کے حکم کا مدار
بیوی کی آزادی پر ہوگا نہ کہ خاوند کی آزادی پر
جس طرح امام شافعی کا مذہب ہے۔

فصل ثم کا بیان۔

ثم کا معنی بیان کریں تبیین امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف لکھیں
ثم تراخی کیلئے آتا ہے امام اعظم کے نزدیک تراخی
لفظ اور حکم میں اور صاحبین کے نزدیک فائدہ
دیتی ہے حکم میں۔

ثم کے بارے میں اختلاف آئمہ پر متفرع مسائل لکھیں
اور شرط اور مؤخر اور مدخول بہا اور غیر مدخول بہا لکھیں۔
جب کوئی مرد اپنے غیر مدخول بہا بیوی کو کہے
کہ جب تو داخل ہو جائے گھر میں تو تو طلاق والی ہے
پھر طلاق والی ہے پھر طلاق والی ہے امام اعظم کے نزدیک معلق ہوگی
یعنی طلاق دوسری واقع ہوگی تیسری لغو ہوگی

صاحبین کے نزدیک سب معلق ہوں گی۔ دخول کنایہ
لیکن دونوں کے نزدیک ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔
اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو کہے۔ کہ تو طلاق والی ہے
پھر طلاق والی ہے پھر طلاق والی ہے جب تو گھر میں داخل
ہو جائے امام اعظم کے نزدیک پہلی اسی حال میں واقع
ہوگی دوسری اور تیسری لغو ہو جائے گی
صاحبین کے نزدیک ایک طلاق واقع ہوگی اگر عورت
(بیوی) موطوء کیا ہے تو شرط ہے
امام اعظم کے نزدیک اگر شرط ظہور مرد سے واقع ہوگی اسی حال
میں واقع ہوں گی تیسری معلق ہوگی مدخول کے ساتھ
صاحبین کے نزدیک معلق ہوگی دخول دار کے ساتھ دونوں فصلوں میں

فصل بل کا بیان

بل کا معنی بیان کرتے ہوئے انشاء و خبر اور اقرار میں
بل کا استعمال مع امثلہ لکھیں
بل غلطی کی تلافی کیلئے آتا ہے پہلے کے متکلم پر دوسرے
کو رکھنے کے ساتھ زوج اپنے مدخول بہا بیوی کو کہے
کہ تو طلاق والی ہے ایک نہیں بلکہ دو: ایک طلاق واقع
ہوگی کیونکہ زوج کے قول (نہیں بلکہ دو) رجوع ہے اول
میں دوسرے کو پہلے کی جگہ رکھنے کے ذریعے صحیح نہیں ہے
رجوع واقع ہوگی پہلا باقی کیلئے محل ہی نہیں بچا سکا
مدخول بہا ہو تینوں واقع ہوں گی اسکے خلاف
عکسہ بل ایک ہزار نہیں بلکہ دو ہزار اسی میں تین

بزار واجب نہیں ہوں گی کیونکہ حفظ کی حقیقت غلطی کی تلافی پہلے کے مقابلہ پر دوسرے کے مقابلہ کو نابت کرنے کے ساتھ باطل کر دیتا ہے پہلے کو واجب ہے دوسرا کما صحیح باقی اوّل کے ساتھ پہلے بزار پر ایک اور بزار اسی طریقہ پر ہوگی۔ پہلے قول کے خلاف "تو طلاق والی ہے" کہہ نہیں سکتے کیونکہ یہ انشاء ہے اور وہ اخبار تھا غلطی اخبار میں ہوتی ہے انشاء میں نہیں تو ممکن ہے لفظ کی غلطی کا تلافی صحیح ہے اقرار میں طلاق میں نہیں یہانتک طلاق ہوگی اخبار کے طریقے پر کے ساتھ کہ اسطرح کہا، کہ میں نے تجھے طلاق دی تھی کل ایک نہیں پکا دو" واقع ہوں گی دو جسطرح ہم نے ذکر کیا:

فصل لکنّ کا بیان

لکنّ کا معنی بیان کریں اور مفرد کا مفرد پر جملے کا جملے پر عطف کی صورت میں کہا واجب ہے۔

لکنّ نفی کے بعد ما قبل کلام سے پیدا ہونے والے شبہ کو دور کرنے کیلئے آتا ہے۔ پس لکنّ کا حکم اپنے ما بعد کلام کو ثابت کرتا ہے۔ باقی رہی اسکے ما قبل کے نفی کی تو وہ اپنی دلیل سے ثابت ہوگی۔ اور لکنّ کے اسی کلمہ کے ساتھ عطف انساق کلام کے وقت متحقق ہوگا پس کلام متسق ہو تو نفی کا تعلق اس اثبات کے ساتھ ہوگا جس نفی کے بعد ہے ورنہ نفی ہوگی

لکن کے عطف کرنے کی شرائط لکھیں نیز مثال بھی دیں۔

کلام متسق ہو

کلام علی اثبات ہو محل نفی نہ ہو۔

جب کسی نے کہا کہ فلان کے مجھ پر ایک ہزار بطور قرض ہیں
تو اس نے کہا نہیں لیکن دو ہزار غصب کے ہیں
تو اس اقرار کرنے والے پر ایک ہزار ہو جائے گا اسی
لیے کہ کلام متسق ہے پس ظاہر ہو گئی کہ نفی سب
میں بھی ہے کہ نفس مال میں۔

فقال ما لهذا الفلان فقال فلان ما كان لي قط لكنه لفلان
آخر اتصال اور انفصال کی صورت میں مذکورہ مسئلے کی
وضاحت کریں مع قواعد:

اگر کسی کے قبضے میں غلام ہو اور قبضے والا کہے کہ یہ غلام فلان
کے ولی کا ہے پس فلان آدمی کہے کہ ما كان لي قط لكنه
لفلان آخر یہ غلام میرا بالکل نہیں لیکن فلان دوسرے
کا ہے پس اگر اس نے کلام ملا ہوا ذکر کیا ہے تو غلام مقرلہ ثانی
کا ہوگا اس لیے نفی کا تعلق اثبات کے ساتھ ہوتا ہے
اور اگر اس نے کلام فاصلے کے ساتھ ذکر کیا تو غلام پہلے
اقرار کرنے والے کا ہوگا اور مقرلہ کا کہنا ما كان لي قط اقرار
کا رد کرنا ہوگا۔

فقال المولى لا أجيز العقد بمئة درهم ولكن اجيزه
بمئة وخمسين میں لکن اپنے حقیقی معنی میں عمل کریگا یا نہیں اور کیوں؟
اس لیے کہ کلام متسق نہیں ہے کیونکہ اجازت
کی نفی اور بعینہ اسکا اثبات تحقیق نہیں ہو سکتا۔

میں موئی کا قول لکن اجیز نکاح کو رد کرنے کے
بعد اس کو ثابت اور اس طرح اس نے کہا میں
اس کی اجازت نہیں دیتا ہوں لکن میں اس کی اجازت
دیتا ہوں اگر تو میں سے ۱۰۰ درہم کی اضافہ کریگا کہنا نکاح
کو فسخ کرنا ہے کیونکہ بیان کا احتمال نہیں ہے
اس لیے بیان کی شرط اتصاق ہے اور یہاں اتصاق نہیں۔

فصل أو کا بیان

أو کا معنی کیا ہے اور اس کے تحت مثالیں لکھیں
أو مذکورہ دو چیزوں میں ایک کو شامل ہونے کیلئے کرتا ہے
اور اسی وجہ سے اگر کسی نے کہا کہ تو آزاد ہے یا کہ تو یہ اسکے
اس کہنے کی طرح ہوگی کہ ان میں سے ایک آزاد ہے
اس لیے کہنے والے کو بیان کا اختیار ہوگا اگر کسی نے کہا
میں اس غلام کو تے بیچنے کا وکیل اسکو بنایا یا اس
کو تو وکیل ان دو میں سے کوئی ایک ہوگا اور ان دو میں
سے ہر ایک کیلئے بیچنے کو مباح قرار دیا جائے گا اگر ان
دونوں میں سے کسی نے غلام کو بیچا پھر غلام لوٹ آیا مؤکل
کی ملک کی طرف تو اب دوسرے کیلئے نہیں ہوگا اختیار
اسی بات کا کہ وہ اسی غلام کو فروخت کرے۔

ھذہ طالق أو ھذہ و ھذہ کے تحت اختلاف آئمہ لکھیں؟
کسی نے اپنی تین بیویوں کے بارے میں کہا کہ ھذہ طالق
أو ھذہ و ھذہ کہ تو میں دو میں سے کسی ایک کو طلاق ہوگی

تیسری کو اسی وقت طلاق ہو جائے گی اسی لیے کہ تیسری کا عطف ان دو میں سے مطلقہ عورت پر ہے اور خاوند کو اختیار ہوگا ان دو میں سے مطلقہ بیوی کے بیان کرے گا جسطرح شوہر نے کہا کہ احدکما طالق هذه ام تم دو میں سے ایک کو طلاق اور اس کو طلاق کے مسئلے کا اسی کو اختیار قیاس کرتے ہوئے امام زفر نے کہا جب کوئی شخص کہے لا اکلم احد هذین وهذا کہ میں بات نہیں کروں گا ان دو میں سے کسی ایک سے اور اسی سے وہ حانث نہیں ہوگا اسی وقت اگر جب وہ بات نہ کرے ایک اور تیسرے سے اور ہمارے نزدیک اگر صرف پہلے بات کی تو حانث ہوگا اگر بات کی آخری دو سے تو حانث نہیں ہوگا

ولو دخل أو في المهر کتنا مہر ادا کیا جائے گا اور کیوں؟
اس مسئلے میں امام اعظم کے نزدیک مہر مثلی ادا کیا جائے گا کیونکہ یہ لفظ دونوں کو شامل تھا اسی وجہ سے تو مہر اپنی اصل واجب کی طرف لوٹے گی
اسی وجہ سے مہر مثلی ادا کرنا پڑے گا

ثم هذه کلمة فی مقام نفی کہ مقام نفی اور مقام اثبات میں أو کا استعمال اور اسکی مثال لکھیں؟
أو کا یہ کلمہ نفی کے مقام میں مذکورہ دو چیزوں میں سے ہر ایک کی نفی کو ثابت کرتا ہے اسی لیے اگر کسی نے کہا لا اکلم هذا أو هذا کہ میں اس سے بات نہیں کروں گا یا اس سے تو یہ حانث ہو جائے گا جب وہ دونوں میں

سے کہیں ایک سے زیادہ کرے گا اور او اباحت کے معنی میں مذکورہ دو جزوں میں ایک میں شامل ہو جائے اختیار کے ہر دو کے ساتھ برابر طور کہنے والوں کا قول بدلے تو وہ اختیار کے ساتھ لازم آتا ہے اباحت کا اگر ہوتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قسم توڑنے کا کفارہ دس مسکینوں کو درمیانی درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے دینا ہے یا ایک رقبہ آزاد کرنا ہے

او کا مجازی معنی لکھیں نیز مجازی معنی مراد لینے کیلئے کیا ضروری ہے

او کبھی حتی کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جب او کے ذریعے عطف نہ ہو تو او کو مجازی معنی مراد لیتے ہیں اسکی مثال اللہ پاک نے فرمائی میں آپ کو ان معاملوں میں کچھ اختیار نہیں یہاں تک اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے کہا گیا ہے کہ حتی یتوب علیہم کے معنی میں ہے

فصل حتی کا بیان

حتی کا معنی اور حقیقی معنی پر عمل کرنے کی شرائط لکھیں مثال کے ساتھ

حتی غایت کیلئے آتا ہے اس سے پہلے والا پڑھنے کی صلاحیت رکھتا ہو قابل امتداد ہو اور اس کے بعد والا صلاحیت رکھے غایت کا اور اس کا یہ عمل حقیقی ہے اور عمل کرنے کی شرائط یہ ہیں کہ پہلا قابل امتداد ہو دوسرا غایت ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو جیسے امام محمد فرماتے ہیں کہ مولیٰ کہے کہ میرا غلام آزاد ہے جب میں تمہیں نہیں ماروں گا یہانتک فلاں تیری سفارش کرے یا تو

[illegible] ارادہ ہو تو اسے [illegible] اوقات [illegible] معنی [illegible] کیونکہ مارنا تکرار کے ساتھ امتداد کی صلاحیت رکھتا ہے والا [illegible] اور شمامت لاف [illegible] مارنے سے پہلے اگر کوئی [illegible] کرے مارنے سے غایت سے پہلے تو حانث ہو جائے گا

س

ماذا تعدد عمل بالتحقیق مانع الحرف مذکورہ عبارت کی غرض لکھیں

ج کوئی قسم کھائے کہ میں اسے مارونگا یہانتک وہ مر جائے یا قتل ہو جائے تو اسے ضرب شدید پر محمول کیا جائے گا عرف کے اعتبار سے کیونکہ عرف میں اگر کسی کو قتل کیا جائے تو اس سے مراد زیادہ مارنا مراد لیتے ہیں نہ کہ قتل پر

س

وان لم یکن اول قابلا الامتداد الخ، مذکورہ صورت میں حتی کا معطی کونسا معنی مراد لیں گے اور وہ کس معنی میں ہوگا

ج مذکورہ عبارت میں حتی کا پہلا معنی قابل امتداد نہ ہو اور آخری غایت کی صلاحیت نہ رکھتا ہو تو پہلا سبب بنے گا اور آخری جزاء بنے گی اور یہ السکالم کسی کا معنی ہے مولی کسی غیر کیلئے کہے میرا غلام آزاد ہے تو نہیں آیا یہانتک تو ناشتہ کرا دے پس وہ آیا اور ناشتہ نہ کروایا تو یہ حانث نہیں ہوگا کیونکہ آنا غایت بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا کیونکہ ناشتہ کروانا زیادہ بولانی والی آنے کی طرف اور یہ صلاحیت رکھتی ہے جزاء بنے گا اور اسے محمول کیا

جائے گا جزاء بنے پر تو یہ لام کی کے معنی کا ہوگا۔

س

وإذا تعذر هذا أي لم يحمل على الجزاء مذکورہ صورت میں
حتی کو کس معنی میں استعمال ہوگا معنی علت مثال سے واضح کریں

ج جب یہ متعذر ہو کہ ہو نہ دوسرے کو پہلے کیلئے جزاء بنانا
تو محمول کیا جائے گا عطف محض پر اسکی مثال امام محمد نے فرمایا
جب مولی کہے میرا غلام آزاد ہے یہاں تک تو میرے پاس آ گیا تو
میں میرے پاس ناشتہ کرے گا اس دن یا میں تیرے پاس نہ آیا
ناشتہ کرے۔ اس میں اسکا آنا اور ناشتہ نہ کرنا اس کے پاس
دن میں تو حانث ہو جائے گا اس لیے کہ پہلے دو صورتوں میں ایک ہی
ذات پر منصوب کرنا درست نہیں ہے کیونکہ اسکا اسی کیلئے جزاء ہے
تو اسے محمول کیا جائے گا عطف محض پر۔

فصل إلى کا بیان

س

إلى کا حقیقی معنی اور مجازی معنی مع امثلہ لکھیں نیز امتداد اور
اسقاط کا حکم مع امثلہ لکھیں۔

ن إلى انتہا غایت کیلئے آتا ہے یہ اسکا حقیقی معنی ہے
بعض صورتوں میں امتداد اور بعض صورتوں میں اسقاط
کا معنی دیتا ہے جب إلى امتداد کا فائدہ دے تو اس
میں غایت داخل نہیں ہوگی (مغیّا میں اور اسقاط میں
مغیّا داخل ہوگی پہلے کی مثال جس میں مغیّا شامل
نہیں ہوگی) اشتریت هذا المكان إلى هذا الحائط
میں یہ گھر خریدتا ہوں دیوار تک تو بیع میں

داخل نہیں ہوگی اور دوسری مثال جس میں مدت
شامل ہوگی { باع الشرط الخیار إلی ثلاثۃ ایام }
سمجھنے میں اختیار کا شرط تین دن تک ہے اگر کوئی
کہے میں اس سے بات نہیں کروں گا ایک مہینے تک
تو مہینہ اسی حکم میں داخل ہوگی یہاں یہ قید اسقاط
کا فائدہ دے گا اسی پر ہم نے کہا کہنی اور شخنے داخل
ہونگے دھونے کے حکم میں جیسے اللہ تعالیٰ کے فرمان
میں { إلی المرافق } کیونکہ یہاں إلی اسقاط کیلئے
ہے جو کہ یاد کو گھیرے ہوئے ہیں کہ میں اسی
پر ہم نے کہا گھٹنے حکم میں شامل نہیں اور حتی إلی
کا کلمہ حکم کی ناخیر کا غایت تک فائدہ دیتی ہے
اسی پر ہم نے کہا زوج سے بیوی کیلئے کہا اگر تو طالق
والی ہے مہینے تک کہ اسی میں نیت سے ہو حال میں
طلاق واقع نہیں ہوگی ہمارے نزدیک امام زفر کے
خلاف کیونکہ ذکر درست نہیں ہے حکم کو کہنا
یا اسقاط کیلئے شرعاً طلاق احتمال رکھتی ہے تاخیر کا
تعلیق کے ساتھ تو اسے اسی پر محمول کیا جائے گا۔

فصل علیٰ کا بیان

علیٰ کا حقیقی معنیٰ اور مثال لکھیں؟

علیٰ کلمہ لازم کیلئے آتا ہے اسکا حقیقی معنیٰ اوپر اور بلندی کیلئے۔ اسی پر اگر کوئی کہے {فلان علیٰ الف} تو مجمول کہا جائے گا دین پر اسکے برخلاف عندی {میرے پاس} معی {میرے ساتھ} قبلی {میری جانب} اسی پر امام محمد نے بیع کبیر میں کہا جب قلعے کا سردار کہے مجھے امن دو دس پر اہل قلعہ میں سے ہم نے فرمایا دس اس کے علاوہ نہیں اختیار ہے اسے معین کرنے کا اگر وہ کہے مجھے امن دو اور دس کو یا پس دس کو یا پھر دس کو تو ہم نے کہا اسی طرح اختیار دیا جائے گا اس دینے والے کو۔

علیٰ کا مجازی معنیٰ اور مثال لکھیں؟

کبھی علیٰ کا مجازی معنیٰ باء کے صورت میں ہوتا ہے اگر کوئی کہے میں نے تجھے یہ ۱۰۰۰ پر بیچا تو علیٰ باء کے معنیٰ میں ہوگا معاوضے کے پائے جانے کی دلالت کی وجہ سے کبھی علیٰ شرط کے معنیٰ میں آتا ہے اللہ پاک کے فرمان میں {یبایعنک علیٰ ان لا یشرکن باللہ شیئاً} اس پر امام اعظم نے کہا بیوی اپنے شوہر کو کہے تو مجھے تین طلاقیں دے ۱۰۰۰ کے شرط پر اگر مرد نے اسے ایک طلاق دی تو عورت پر کچھ بھی دینا لازم نہیں ہوگا کیونکہ یہاں معنیٰ شرط کا فائدہ دے رہا ہے اگر تین طلاقیں دیا گا تو مال لازم ہوگی

فصل فی کا بیان

س فی کا حقیقی معنی مثال سے واضح کریں؟

ج فی کا کلمہ ظرف کیلئے ثابت ہے اسی کے اصل کے اعتبار سے ہمارے اصحاب نے کہا اگر غصب کیے ہوئے کپڑے رومال میں یا کھجور کی ٹوکری میں لے تو اسے تمام مال لازم ہوگا۔

س زبان میں فی کا استعمال اور آئمہ کا اختلاف مع امثلہ لکھیں؟

ج فی کا کلمہ زمان و مکان اور فعل میں بھی استعمال ہوتا ہے جب یہ استعمال ہو زمان میں جیسے زوج اپنی بیوی کو کہے تو طلاق والی ہے کل۔ صاحبین فرماتے ہیں برابر ہے اس میں فی کو حذف کرنا یا ظاہر کرنا یہاں تک اگر کوئی کہے تو طلاق والی ہے کل میں یہ اس قول کے درجے میں ہے تو طلاق والی ہے کل تو طلاق واقع ہوگی دونوں صورتوں میں فجر کے طلوع ہوتے ہی امام اعظم اس طرف گئے کہ جب فی کو حذف کریگا فجر کے طلوع ہوتے ہی طلاق واقع ہوگی جب ظاہر کریں گے فی کو اور اسکے مراد تو طلاق جزء میں واقع ہوگی کل امام کے طریقے پر اگرچہ اس کی نیت نہ ہو یہ طلاق واقع ہوگی اول جزء میں نیت کے نہ پائے جانے کی وجہ سے اگرچہ دن کے آخر میں نیت کی ہو نیت درست ہوگی اسی پر اور مثال اگر کوئی مرد کہے ان صمت الشھر فانت کذا اگر تو روزے رکھے گی میں سے تو تو طلاق والی ہے تو اسے واقع کرے گے ایک گھڑی میں رکنے پر مہینے میں۔

س

فی کا ظرف مکان میں استعمال لکھیں؟

ج بہر حال فی ظرف مکان میں بھی استعمال ہوتا ہے اسکی مثال اس قول: انت طالق فی الدار وفی مکۃ تو طلاق والی ہے گھر میں اور مکہ میں تو یہ طلاق کا اطلاق تمام مکانوں میں ہوتا ہے

س اذا حلف فعل او اضافہ الی زمان ومکان الخ۔ مذکورہ قاعدے کو مثالوں سے واضح کریں۔

فی ظرفیت کے معنی میں آتا ہے جیسے جب کوئی قسم کھائے کسی کام کے کرنے کا اور اسے منسوب کرے زمان یا مکان کی طرف اگر وہ فعل فاعل مکمل کرے تو فاعل کیلئے شرط ہے کہ وہ اسی زمان یا مکان میں ہو۔ اگر وہ فعل متعدی ہے تو وہ زمان یا مکان کے عمل میں بھی ہوگا کیونکہ فعل مشتمل ہے اثر کا اثر محل میں جیسے امام محمد نے جامع الکبیر میں لکھا کہ اگر میں تجھ کو مسجد میں گالی دونگا تو میرا غلام ہے پس اس نے گالی دی مسجد میں اور مشتوم مسجد سے باہر تھا تو وہ حانث ہوگا۔ اگر گالی دینے والا مسجد کے باہر ہے اور جس کو گالی دے رہا ہے وہ مسجد کے اندر ہے تو حانث نہیں ہوگا۔

اگر کوئی کہے کہ میں تجھ مارو یا زخمی کروں مسجد میں تو میرا غلام آزاد ہے تو لازم ہے مضروب اور مشجوج دونوں کا مسجد میں ہونا لازم نہیں ہے کہ اکیلا ضارب یا شاج مسجد میں اگر کوئی کہے کہ میں تجھے جمعرات کے دن قتل کردونگا اگر وہ اسے زخمی کرے جمعرات سے پہلے اور وہ جمعرات کے دن مر گیا تو حانث ہوگا اگر اس نے اسے جمعرات کے دن زخمی کیا اور وہ مرا جمعہ کے دن تو حانث نہیں ہوگا۔

فعل میں فی ما استعمال اور امثلہ لکھیں؟

اگر فی ما کلمہ فعل میں داخل ہو جائے تو وہ شرط ما مصدری دیتا ہے امام محمد نے فرمایا انت طالق فی دخولک الدار تو طلاق والی ہے تیرے گھر میں داخل ہونے میں کہ تو یہ شرط کے معنی میں ہے تو طلاق واقع نہیں ہوگی گھر میں داخل ہونے سے پہلے۔ اگر کوئی کہے انت طالق فی حیضتک تو طلاق والی ہے اس حیض میں۔ جب عورت حیض میں ہوگی مگر طلاق معلق ہوگی حیض پر۔

امام زفر نے فرمایا جامع کبیر میں، انت طالق فی مجیء یوم تو طلاق والی ہے دن کے آنے میں۔ طلاق واقع نہیں ہوگی یہاں تک فجر طلوع ہو جائے اور اگر کہا فی مجیء یوم دن کے جانے میں جب یہ کلام رات میں ہو تو طلاق واقع ہوگی آنے والے دن میں سورج کے غروب ہونے میں کیونکہ شرط کے پائے جانے کی وجہ سے اگر یہ کلام دن میں ہو تو طلاق والی ہوگی آنے والے دن کے اسی گھڑی میں۔

انت طالق فی مشیت اللہ تعالیٰ مذکورہ کلام کی شرعی حکم مع علت لکھیں؟

انت طالق فی مشیۃ اللہ تعالیٰ۔ تو طلاق والی ہے اللہ کی مشیت میں یا ارادہ میں اللہ تعالیٰ کے یعنی اللہ کے ارادے میں تو یہ شرط کے معنی میں ہوگا یہاں تک طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ اللہ کے حکمت کو جاننے کی صلاحیت ہم میں نہیں ہے۔

فصل باء کا بیان

س

حرف باء کا لغوی معنیٰ اور مثال لکھیں ان مثالوں میں فرق اور وجہ فرق واضح کریں ؟۔

ج

حرف باء لغت میں الصاق کیلئے آتا ہے اس کی تحقیق یہ ہے کہ بیع میں اصل مبیع ہے اور ثمن اس میں شرط ہوتا ہے اس معنیٰ کی وجہ سے مبیع کا ھلاک ہونا مبیع کے ختم ہونے کو ثابت کرتا ہے نہ کہ ثمن کا ھلاک ہونا۔ جب یہ بات ثابت ہو گئی تو ہم کہتے ہیں کہ ضابطہ یہ ہوتا ہے کہ تابع اصل کے ساتھ ملحق ہوتا ہے کہ اصل تابع کے ساتھ ملحق ہے اصل کے ساتھ جب حرف باء باب بیع میں بدل پر داخل ہو تو اس کا بدل پر داخل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بدل تابع ہے ملحق ہے اصل کے ساتھ اس لیے باء کا مدخول مبیع نہیں ہوگا بلکہ ثمن ہوگا اسی بناء پر ہم نے کہا کسی کے ولی نے کہا کہ میں نے تجھ پر سے غلام بیچا گندم کے ایک کر کے بدلے میں اور اس گندم کی صفت بیان کر دی تو غلام مبیع ہوگا اور کر ثمن ہوگا پس قبضہ کرنے سے پہلے کر حنطہ کے بدلے میں دوسری چیز کا لینا جائز ہوگا اور اگر اس نے کہا میں نے تجھ کو یہ گندم کا ایک کر بیچا اس غلام کے بدلے میں اور گندم کی صفت بیان کر دی تو غلام ثمن ہوگا اور حنطہ مبیع ہوگا اور یہ عقد ثمن ہوگا صحیح نہیں ہوگا مگر مؤجل ہو کر۔ یہی مثال باء کر کے ساتھ ہے اور دوسری مثال میں عبد کے ساتھ ہے۔

س

إن اجرتني بفدوم فلان فأنت حرّ اور إن اخبرتني أنّ فلانًا قد قدم فأنت حرّ۔ دونوں میں فرق اور وجہ فرق لکھیں ؟۔

جب کسی نے اپنے غلام سے کہا اگر تو نے تجھے فلاں کے آنے کی خبر دی تو تو آزاد ہے۔ تو یہ کہنا سچی خبر دینے پر واقع ہوگا تاکہ خبر غدو کے ساتھ ملی ہوئی ہو اور اگر غلام نے جھوٹی خبر دی تو آزاد نہیں ہوگا اور اگر مولیٰ نے کہا اگر تو نے مجھے اس بات کی خبر دی کہ فلاں آیا ہے تو تو آزاد ہے تو یہ کہنا مطلق خبر دینے پر واقع ہوگا پھر غلام نے آقا کو جھوٹی خبر دے دی تو وہ آزاد ہو جائے گا۔ پہلے مثال میں باء کے ساتھ دوسری مثال میں باء کے ساتھ نہیں ہے

ان خرجت من الدار الا باذنی فانت کذا اور ان خرجت من الدار الا ان آذن لک میں فرق اور وجہ فرق یہ ہے اگر کسی خاوند نے اپنی بیوی کو کہا کہ اگر تو گھر سے نکلی مگر میری اجازت کے ساتھ تو تو مطلقہ یعنی طلاق والی ہے تو وہ عورت ہر مرتبہ نکلنے کیلئے اجازت کی محتاج ہوگی کیونکہ وہ خروج ہے جو اجازت کے ساتھ ملا ہوا ہے مگر اگر وہ عورت دوسری مرتبہ بغیر اجازت کے نکل جائے تو اسکو طلاق واقع ہوگی اور اگر مرد نے کہا اگر تو گھر سے نکلی مگر میری اجازت کے ساتھ تو یہ قسم ایک مرتبہ کی اجازت پر واقع ہوگی اسی لیے اگر وہ عورت دوسری مرتبہ بغیر اجازت کے نکل گئی تو اس کو طلاق نہیں ہوگی پہلی مثال میں باء کے ساتھ ملا ہوا ہے اور دوسری مرتبہ باء کے ساتھ نہیں ہے

فصل بیان تقریر

س: بیان تقریر کی تعریف مع امثلہ لکھیں؟

بیان تقریر وہ ہے کہ لفظ کا معنی ظاہر ہو لیکن وہ کسی غیر کا احتمال رکھتا ہو تو مراد کو بیان کیا گیا جو وہ ظاہر ہے تو اس نے ظاہر کے حکم کو پختہ کر دیا اپنے بیان کے ذریعے۔

مثال:

جب کوئی شخص کہے فلاں کا مجھ پر ایک قفیز گندم کا ہے بلد قفیز کے بدلے میں یا ایک ہزار ہے نقد بلد سے تو یہ کلمات بیان تقریر ہیں۔

کیونکہ یہ مطلق ہے تو یہ محمول کیا جائیگا قفیز بلد پر اور اس کا نقد احتمال کے ساتھ ہے غیر کے ارادہ کا۔

اسی طرح اگر کوئی کہے کہ فلاں کیلئے میرے پاس یعنی مجھ پر ایک ہزار ہیں بطور ودیعت کے تو یہ جملہ اخلاق امانت کا فائدہ دیتی ہے غیر کے ارادے کے احتمال کے ساتھ تو جب اس نے کہا ودیعت تو تحقیق متکلم نے ظاہر کے حکم کو پختہ کر دیا اپنے بیان کے ذریعے۔

س: بیان کی کتنی اقسام ہیں اور کونسی ہیں؟

بیان کی سات قسمیں ہیں۔

① بیان تقریر ② بیان تفسیر ③ بیان تغییر ④ بیان ضرورت ⑤ بیان حال ⑥ بیان عطف ⑦ بیان تبدیل

فصل بیان تفسیر

س بیان تفسیر کی تعریف اور امثلہ لکھیں؟

ج بیان تفسیر وہ ہے کہ لفظ کی مراد ظاہر نہ ہو متکلم اسے اپنے بیان کے ساتھ ظاہر کر دے

مثال:

اگر کوئی کہے کہ فلاں کیلئے مجھ پر جتنا ہے اس چیز کی تفسیر کپڑے کے ساتھ کر دے یا یہ کہے کہ فلاں کے مجھ پر دس درھم اور کچھ ہیں پھر کچھ کی تفسیر کر دے اسکا حکم یہ ہے کہ یہ بیان صحیح ہوتا ہے متصل ہو کر منفصل ہو کر

س بیان تقریر اور بیان تفسیر کا حکم لکھیں؟

ج بیان ان دونوں نوع کا حکم یہ ہے کہ فاصلہ کر کے بیان کرنا یا جدا کر کے بیان کرنا یہ دونوں درست ہیں۔

فصل بیان تغییر

س بیان تغییر کی تعریف لکھیں نیز اقسام مع نام لکھیں؟

ج بیان تغییر یہ ہے کہ الفاظ کو اپنے بیان کے ذریعے بدل دے اپنے کلام کے معنی میں

بیان تغییر کی دو قسمیں ہیں

{1} تعلیق {2} استثناء

س تعلیق کے بارے میں ہمارے اور امام شافعی کا اختلاف مع ثمرہ اختلاف لکھیں؟

ج ہمارے علماء نے کہا کہ معلق بالشرط شرط پائے جانے کے وقت سبب بنتا ہے نہ کہ شرط پائے جانے سے پہلے

اور امام شافعی نے فرمایا کہ تعلیق فی الحال سبب ہوتا ہے لیکن شرط کا پایا جانا سے تک سبب سے مانع بنے اور اختلاف کا فائدہ صورت ظاہر ہوا جب کسی نے اجنبیہ سے کہا اگر میں نے تجھ سے شادی کی تو تجھے طلاق ہے۔ اور اگر دوسرے آدمی کے غلام سے کہا کہ اگر میں تیرا مالک ہوا تو تو آزاد ہے امام شافعی کے نزدیک تعلیق باطل ہوگی اسی لیے کہ تعلیق کا حکم صدور کلام کا علت بن کر منعقد ہو گئے اور یہاں + طلاق اور عتاق علت بن کر منعقد نہیں ہوئے کیونکہ ان میں سے ہر ایک کی اضافت اپنے محل کی طرف نہیں ہے اسی لیے تعلیق کا حکم باطل ہو جائے گا پس ∴ تعلیق صحیح نہیں ہوگی اور ہمارے نزدیک تعلیق صحیح ہوگی اس لیے اگر کہنے والے آدمی نے عورت سے کہا شادی کی تو طلاق تو طلاق والی ہو جائے گی اسی لئے کہ شوہر کا کلام علت بن کر واقع ہوتا ہے شرط پائے جانے کے وقت۔ اور ملک ثابت ہے شرط پائے جانے کے وقت اس لئے تعلیق صحیح ہوگی

س ملکیت نہ ہونے کی صورت میں تعلیق کے صحیح ہونے کیلئے کیا ضروری ہے مثال سے واضح کریں؟

ج ملکیت کے نہ ہونے کی صورت میں اجزاء کے وقوع کیلئے تعلیق کے صحیح ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ تعلیق منسوب ہو ملک یا سبب ملک کی طرف اسی لئے اگر کسی آدمی نے اجنبیہ عورت سے کہا اِن دخلت الدار فانت طالق اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو طلاق والی ہے تو پھر اسی عورت سے شادی کرلی اور دخول دار کی

کی شرط پائی گئی تو طلاق واقع نہیں ہوگی امام شافعی
کے نزدیک اور اسی طرح آزاد عورت سے نکاح کرنے
کی قدرت رکھتا ہے مانع ہونا ہے باندی سے نکاح
کے جائز ہونے کیلئے امام شافعی کے نزدیک
اسی لئے کہ کتاب اللہ نے باندی سے نکاح کرنے کو معلق
کر دیا ہے آزاد عورت سے نکاح کی قدرت نہ رکھنے پر
پس آزاد عورت سے نکاح کی قوت قدرت کے وقت
شرط معدولہ ہوگی اور شرط کا معدوم ہونا مانع ہوتا
کم سے اس لئے باندی سے نکاح کرنا جائز نہیں
ہوگا اور اسی طرح امام شافعی نے فرمایا کہ مطلقہ
بائنہ عورت کیلئے نفقہ نہیں ہے مگر جب وہ حاملہ
ہو اور اس لئے کہ کتاب اللہ نے نفقہ کو حمل پر
معلق کیا ہے اس لئے اللہ کا فرمان ترجمہ
اگر وہ عورتیں حمل والی ہوں تو تم ان پر خرچ کرو
یہاں تک کہ وہ بچے جن دیں پس حمل سے نہ ہونے
کے وقت شرط موجود نہیں ہوگی اور شرط کا موجود نہ
ہونا امام شافعی کے نزدیک حکم سے مانع نہیں
ہوتا تو جائز ہے یہ بات کہ حکم کی دوسری دلیل
سے ثابت ہو جائے لہذا باندی سے نکاح جائز ہوگا
اور نفقہ دینا واجب ہوگا
ان شخصوں کی وجہ سے جو عالم ہیں۔

اسم الموصوف بال الصفت پر حکم. حکم پر ترتیب پانے کا حکم
مع اختلاف آئمہ اور امثلہ لکھیں؟

معلق بالشرط کی اس نوع کے تو ابع میں سے حکم اس اسم
پر مرتب ہوتا ہے جو کہ صفت کے ساتھ متصف ہو اس
لئے امام شافعی کے نزدیک اسکا حکم نہ اسی صفت پر مرتب
ہو حکم کو اسی صفت پر معلق کرنے کی طرح ہے اور
اسی بناء پر امام شافعی نے فرمایا کہ کتابیہ باندی سے نکاح
کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ نص نے حکم کو مؤمنہ باندی
پر معلق کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمان من فتیاتکم المؤمنات
کی وجہ سے پس باندیوں کے نکاح کے جواز
کیا جائے گا کے ساتھ تو وصف ایمان کے نہ ہونے
کے وقت جواز نکاح کا حکم نہیں ہوگا اس لئے کتابیہ
باندی سے نکاح کرنا جائز نہیں ہوگا۔

استثناء کے حوالے سے اختلاف آئمہ مع مثال لکھیں؟

ہمارے علماء کہتے ہیں کہ استثناء بولنا ہے باقی بچے
ہوئے جانے والی مقدار کو استثناء کے بعد گویا کہ متکلم نے
نہیں بولا مگر اس مقدار کو جو باقی بچی ہے استثناء کے
بعد اور امام شافعی کے نزدیک جملہ مثلاً علت بن کر منعقد
ہوتا ہے مل کر حکم کے واجب ہونے کیلئے مگر استثناء اسی
علت کو عمل کرنے سے روک دیتا ہے تعلیق کے باب
میں عدم شرط کی طرح۔

س

لا تبیعوا طعاما ای بطعام الا سواء بسواء میں امام شافعی اور احناف کے نزدیک بیع خفیہ جائز یا نہیں لکھیں

ج غلّے کو غلّے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر کرکے پس امام شافعی کے نزدیک صدر کلام علت بن کر منعقد ہو تھا بے غلّے کو غلّے کے بدلے بیچنے کے حرام ہونے کیلئے مطلق طور پر اور اسی عموم سے سادات کی صورت نکل گئی استثناء کے ساتھ اور اس کے علاوہ صورتیں باقی رہ گئیں صدر کلام کے حکم کے نیچے اور اس اطلاق کا نتیجہ ایک مٹھی غلّے کو دو مٹھی غلّے کے بدلے میں بیچنے کا ہونا اور ہمارے نزدیک ایک مٹھی غلّے کی بیع دو مٹھی غلّے کے بدلے میں نقد لا تبیعوا الطعام الخ کے نیچے داخل ہی نہیں ہے اس لئے کہ اس نہی کی مراد مقیّد ہوگی بیع کی اس صورت کے ساتھ جس میں بندہ برابری اور زیادتی کو ثابت کرنے کی قدرت رکھتا جو مقدار برابر کرنے والے کے نیچے داخل نہیں ہوتی وہ حدیث کے تقاضے سے خارج ہوگی

س

بیان تخییر کا حکم لکھیں؟

ج بیان تخییر کا حکم یہ ہے کہ موصولا صحیح ہے اور مفصولا صحیح نہیں ہے

فصل: بیان محرمات

یہاں محرمات کی تعریف اور اقسام کا بیان ہے،

وہ یہاں جو بغیر ملک کے واقع ہوتی ہے اصلی مثل

وورثۃ الوالدۃ خالۃ اختھا کذلک اور اس کے دلائل

کے والدین ہیں اور اصلی سالے ہیں اور بھائی ہے اسی نے

والدین کا حقہ ثابت ہوا اور والدہ کے حقے میں

ایک بہائی آئی تو والد کے حقے کا بیان ایسی سے

ہوا اسی پر ہم نے کہا کہ بیان کے مضارب کیلئے تو

سکوت کرے رب المال کے حقے کیلئے تو مضاربت درست

ہوگی اسی طرح رب المال کا حقہ ذکر کرے اور مضارب

کی باری میں سکوت کرے تو مضارب کا حقہ خود

بخود بیان ہو جائے گا اور اسی طرح اگر کوئی

طلاق دے دو عورتوں میں سے ایک کو اور ان دونوں

میں سے ایک کے ساتھ وطی کیا تو یہ بیان ہے دوسرے

کے طلاق کیلئے۔

بخلاف الوطئ فی الحق المبہم مذکورہ مثال کی وضاحت کرتے

اشارہ کرتا وطی کے حلال ہونے میں دو طریقے ثابت

ہوئے ہیں ایک ملکیت کا اور دوسرا نکاح کا تو ممکن

نہیں ہوگا ملکیت کا جہت وطی کے حلال ہونے کا اشتباہ

فصل بیان حال

بیان حال کی تعریف حکم اور امثلہ لکھیں۔

جس جگہ بیان کرنے کی ضرورت ہو وہاں سکوت اختیار کرنا بیان حال ہے

مثال:

جب شفیع کو اس بات کا علم ہوا کہ اس کے پڑوس میں گھر کی بیع ہو رہی ہے اور اس نے سکوت اختیار کیا تو اس کا ایسا کرنا اس بات کا بیان ہے کہ یہ بیع سے راضی ہے ورنہ ضرور کچھ رد عمل کرتا۔

اسی طرح باکرہ بالغہ کی اجازت کے بغیر جب اس کے ولی نے اسکا نکاح کر دیا پھر اسے معلوم ہوا اور اس نے سکوت اختیار کی۔ تو اسکا سکوت اس بات کا بیان ہے کہ وہ اس رشتے سے راضی ہے

حکم:

اس کا سکوت بیان کے درجے پر ہوگا۔

فصل بیان العطف

س بیان عطف کی تعریف اور حکم اور امثلہ کے ساتھ لکھیں۔

اگر کسی مجمل جملے پر مکملی یا موزوں چیز کا عطف کریں تو یہ عطف اس مجمل جملے کا بیان ہوگا اور یہ بیان عطف ہے

جب کوئی کہے فلاں کے مجھ پر سو اور تین درھم ہیں تو اس مثال میں معطوف علیہ سو ہے۔ لیکن پتا نہیں ہے کہ سو کیا ہیں۔ البتہ معطوف میں تین درھم کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ معطوف علیہ میں بھی سو درھم ہی مراد ہیں۔ لہذا یہ ایسا بیان ہے جو عطف کے ذریعے واقع ہوا۔

فصل بیان التبدیل

س بیان تبدیل کی تعریف اسکا حکم اور مثال لکھیں۔

حکم: حکم کو منسوخ کرنا صاحب شرع کیلئے جائز ہے اور بندوں کی طرف سے جائز نہیں ہے۔

تعریف:

سابقہ حکم کو خشم یا منسوخ کرنا بیان تبدیل ہے

مثال:

اگر کوئی اقرار کرے یا طلاق دے دے یا غلام کو آزاد یا لونڈی کو آزاد کر دے تو اب اس سے رجوع نہیں کر سکتا کیونکہ یہ نسخ ہے اور غیر شارع کو نسخ کا اختیار حاصل نہیں نسخ کا اختیار صرف شارع کو حاصل ہے۔

فلاں علی الف قرض وھی زیوف مذکورہ مثال
میں اختلاف ائمہ ؒ اور تحلم لکھیں:
یہ بیان تخیس ہے صاحبین کے نزدیک
تو یہ سوال درست ہے
یہ بیان تبدیل ہے امام اعظم کے نزدیک تو یہ
درست نہیں ہے اگرچہ ملاء بیان کرے

باب الثانی سنت رسول علیہ السلام

سنت کا لغوی معنی

طریقہ اور عادت کو کہتے ہیں

اصطلاحی معنی

وہ ہے جو حضور علیہ السلام سے صادر ہو قرآن کے علاوہ

یعنی حضور علیہ السلام کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں

لھذا معنی اخبار الخبر علی ثلاثۃ اقسام سے کیا معنی مراد ہے

نیز خبر کی اقسام ثلاثہ کی وضاحت مع حکم لکھیں۔

حضور علیہ السلام کا قول کتاب اللہ کے درجے پر ہے۔

اسکو سیکھنا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے

اور چونکہ بعض حدیث کا حضور علیہ السلام تک پہنچنا قطعی

نہیں ہے لہذا اسی حوالے سے اس میں شبہات سکتے ہیں وجہ سے

متواتر:

وہ حدیث ایک جماعت نے دوسری جماعت سے

اسطرح نقل کیا ہو کہ ان کا جھوٹ پر جمع ہونا متصور

نہ ہو۔ اسکی مثال: قرآن کا نقل نماز کی رکعت کی

تعداد: زکوٰۃ کی مقدار: وغیرہ

مشہور:

وہ حدیث جو عصر صحابہ میں خبر واحد کی طرح ہو پھر

دوسرے اور تیسرے دور میں مشہور ہو جائے اور امت مسلمہ اسے

لے لے حتی قبول کرے یہانتک متواتر کی طرح ہم تک پہنچے

اسکی مثال: رکعہ یا موزوں پر مسح کرنا

حکم:

حدیث متواتر سے علم قطعی و یقینی حاصل ہوتا ہے

اور اس کا انکار کفر ہے اس پر عمل کرنا واجب ہے

اور حدیث مشہور سے مطمئن کرنے والا علم حاصل ہوتا ہے

اور اسی پر عمل کرنا لازم اور اسکا رد بدعت اور گمراہی ہے۔

راوی کے اعتبار سے حدیث کی اقسام مع امثلہ لکھیں؛

راوی کے اعتبار سے حدیث کی دو قسمیں ہیں

پہلا یہ ہے کہ وہ معروف ہو علم و اجتہاد میں جیسے چار خلفاء راشدین، عبداللہ ابن مسعود اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم زید بن ثابت معاذ بن جبل اور ان کی طرح اور صحابہ کرام اگر ان کی روایت حضور علیہ السلام کی طرف ہے تو صحیح ہے تو اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے قیاس سے اس پر امام محمد نے فرمایا آیک اعرابی کی حدیث قہقہہ کے مسئلے میں جسکی آنکھ میں بیماری تھی تو اس کی حدیث کو لیا جائے گا قیاس کو ترک کیا جائیگا۔

اور روایت کیا عورت کو مؤخر کرنے والی حدیث کو محاذاۃ کے مسئلے اس کے ذریعے قیاس کو چھوڑ دیا جائے گا۔

اور روایت کیا الٹی والی حدیث کو حضرت عائشہ سے اور اس کے ذریعے قیاس کو چھوڑ دیا جائے گا

اسی طرح ابن مسعود کی سھو والی حدیث کو اس کے ذریعے قیاس کو ترک کیا جائے گا

دوسری یہ ہے کہ راوی حفظ اور عدل میں جانا جاتا ہے نہ کہ اجتہاد اور فتویٰ میں جیسے ابوہریرہ اور انس بن مالک ان کی حدیث صحیح ہوگی جب یہ موافق ہوں گے قیاس کے تو اس میں تو یہ شبہ نہیں ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور جب خبر قیاس کے مخالف ہو تو قیاس پر عمل کرنا اولیٰ ہے اسکی مثال ابوہریرہ کی مصراۃ والی حدیث کو ترک کر دیا۔

س خبر واحد پر عمل کرنے کے شرائط لکھیں؟

ج [1] خبر واحد کتاب اللہ کے مخالف نہ ہو
[2] سنت مشہورہ کے مخالف نہ ہو
[3] ظاہر کے مخالف نہ ہو۔

س اخلاص اور منافقت کے اعتبار سے حضرت علی سے راویوں کی اقسام لکھیں

حضرت علی نے راویوں کی تین اقسام بیان فرمائے ہیں مؤمن مخلص ہو حضور علیہ السلام کے کلام کے مراد کو جانتا ہو اعرابی جو کسی قبیلے سے آیا ہو اس نے حدیث کے بعض کو سنا اور بعض کو نہ سنا اور کلام کی حقیقت سے ناواقف ہو اور وہ لوٹا اپنے قبیلے کی طرف اس نے حدیث کو بیان کیا اپنے الفاظ میں وہ اپنے گمان میں بغیر کسی تبدیلی کے بیان کر رہا ہے
منافق جسکا نفاق ظاہر نہ ہو انہوں نے حضور سے سنے بغیر من گھڑت روایت کیے جب لوگوں نے ان سے اس قسم کی احادیث سنے تو انہیں مؤمن گمان کرتے رہے اور آگے بیان کردی اسطرح لوگوں میں یہ من گھڑت احادیث بطور فرامین رسول علیہ السلام مشہور ہو گئیں ،

س خبر واحد کو قرآن پر پیش کرنے کی دو مثال لکھیں؟

ج حضور علیہ السلام نے ایک حدیث یوں بیان فرمایا کہ من مشی ذکرہ فلیتوضأ : ہم نے اس حدیث پاک کو کتاب اللہ پر پیش کیا تو ہم نے اس حدیث کو کتاب اللہ کے مخالف پایا

اس آیت سے دلیل: فیہ رجال یحبون ان یتطہروا
ترجمہ: ان میں ایسے مرد ہیں جو پسند کرتے ہیں کہ خوب پاک ہوجائیں تو بیشک جن کا وصف بیان کیا گیا اس آیت میں وہ استنجا کرنے پتھروں سے پھر وہ پانی سے دھوتے تھے اور فضلہ میں ذکر کو چھونا نجس ہے تو یہ نجس ہوئی نہ کہ پاکی:۔

حدیث پاک:۔

أیما امراۃ نکحت نفسھا بغیر إذن ولیھا
فنکاحھا باطل باطل باطل

وہ عورت جو اپنا نکاح بذات خود کرے اپنی ولی کی اجازت کے بغیر اسکا نکاح باطل باطل باطل ہے یہ حدیث پاک آیت کریمہ کے مخالف کیسی آیت مبارکہ یہ کہ فلا تعضلوھن أن ینکحن أزواجھن ترجمہ: تو تم عورتوں کو نہ روکو کہ وہ اپنا نکاح کریں۔
تو تحقیق ثابت ہوا کتاب اللہ سے نکاح کرنا ولی کی اجازت کے بغیر

خبر واحد کو خبر مشہور پر پیش کرنے کی مثال تحریر
خبر واحد کو خبر مشہور پر پیش کرنے کی مثال قضاء {فیصلے} کی روایت ہے ایک گواہ اور ایک قسم کیساتھ۔
تو ہم نے اسکو خبر مشہور کے مخالف پایا ایسے۔
حدیث مشہور میں ہے کہ

البینۃ علی المدعی والیمین علی من أنکر

گواہ۔ مدعی یعنی دعوہ کرنے والے پر لازم ہے اور قسم اس پر جو انکار کرے تو اب جو خبر واحد گزری اس پر عمل کو ترک کیا جائیگا شرط سے نہ پائے جانے کی وجہ سے۔

خبر واحد حجت

کتنی جگہوں میں خبر واحد حجت بنتی ہے تعداد سمیت واضح فرمائیں اور مثال لکھیں ۔

خبر واحد چار جگہوں میں حجت بنتی ہے

1. خالص اللہ پاک کا حق ہو اور عقوبات کے علاوہ ہو ۔
2. خالص بندے کا حق ہو اور اس میں محض کوئی چیز لازم کرنا ہو ۔
3. خالص بندے کا حق کہ جس میں کوئی چیز لازم کرنا نہ ہو ۔
4. خالص بندے کا حق ہو اس میں من وجہ یعنی ایک صورت میں لازم کرنا ہو اور ایک صورت میں لازم کرنا نہ ہو ۔

ان میں سے پہلی صورت میں خبر واحد بھی قابل قبول ہے اور دوسرے میں عدد یعنی تعداد اور عدالت بھی عادل ہونا شرط ہے ۔

تیسری صورت میں بھی خبر واحد قابل قبول ہے چاہے بندہ عادل ہو یا فاسق ہو ۔

چوتھی صورت میں عدد یا عدالت یہ ہے امام اعظم کے نزدیک ۔

مثال پہلی قسم کی:

کہ نبی کریم علیہ السلام نے ایک اعرابی کی شہادت کو قبول کیا رمضان کے چاند دیکھنے میں ۔

مثال دوسری قسم کی:

جھگڑے

مثال تیسری قسم کی:

معاملات

مثال چوتھی قسم کی:

معزول کرنا (یعنی منع کرنا روکنا) ہے

البحث الرابع فی الاجماع

س ۱ اجماع کی لغوی معنی اور اصطلاحی تعریف لکھیں نیز کن امور میں حجت ہے؟

ج ۱ اجماع کا لغوی معنی
عزم، اتفاق ہے

اصطلاح کی تعریف
اصطلاح میں اہل سنت کے ہر دور میں علماء کا اتفاق ہے ایسے علماء جو عدالت و اجتہاد والے ہوں اور اس امت کا اجماع نبی کریم علیہ السلام کے وصال ظاہری کے بعد دین کے فروعی مسائل میں حجت ہے اس اجماع کے ذریعے عمل کے واجب ہونے میں۔
اور یہ اجماع بھی زندہ ہے اس امت کی۔

س ۲ اجماع کی اقسام مع حکم لکھیں؟

ج ۲ اجماع کی چار قسمیں ہیں۔
(1) صحابہ کرام کا کسی نئے مسئلے میں اجماع کرنا نص کے طور پر
(2) بعض صحابہ کرام کا نص کے ساتھ اور بعض کا سکوت سے ساتھ رد سے۔
(3) پھر تابعین کا اجماع اس پر جو صحابہ کرام کے بعد پائی گئی۔
(4) پھر سلف کے اقوال میں سے کسی ایک پر اجماع کرنا

پہلی اجماع کا حکم یہ ہے کہ وہ آیت قرآن کے درجے میں ہوتا ہے 1
دوسری کا حکم یہ ہے کہ وہ متواتر حدیث کے درجے میں ہوتا ہے 2
تیسری کا حکم یہ ہے کہ وہ خبر مشہور کے درجے میں ہو۔ 3
آخری کا حکم یہ ہے کہ وہ خبر واحد میں سے صحیح کے درجے میں ہو 4

نوٹ: فقہ کے باب میں اجماع اہل رائی کا جو الاجتہادی ہوتا ہے تو اعتبار نہیں کیا جاتا اعتماد کے قابل جو متکلم اور محدث کے قول کا یہ ایسے لوگ ہیں جن کا اہل فقہ میں کوئی بصیرت حاصل نہیں ہے۔

س

اجماع مرکب اور غیر مرکب تعریف مع امثلہ لکھیں۔

ج: اجماع مرکب:

وہ جس پر الاراء مجتہدین کسی بات کے
پر علت میں اختلاف پائے جانے کے ساتھ۔
جیسے: خون کا نکلنا اور عورت کو چھونا کے پائے جانے کے ساتھ
ہمارے نزدیک وضو ٹوٹنے کی علت نہیں ہے جبکہ شافعیوں
کے نزدیک مسّ امراۃ ہے۔

اجماع غیر مرکب:

جب کسی جدید مسئلہ کے حکم پر مجتہدین کا اتفاق
ہو جائے اور اس حکم کی علت میں بھی متفق ہوں تو
اسے اجماع غیر مرکب کہتے ہیں۔
جادی اور نانی سے نکاح حرام ہے کیونکہ اسکی
علت یہ ہے کہ ان کی تعظیم واجب ہے یہ ایک
ایسا مسئلہ ہے مجتہدین اس حکم پر بھی متفق ہیں
اور اسکی علت میں بھی کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

عدم القائل بالفصل کا بیان

س عدم القائل بالفصل کی تعریف بیان کریں۔

ج عدم القائل بالفصل یہ کہ جب دو اختلافی مسئلوں میں سے ایک ثابت ہو جائے تو تو دوسرا بھی لازماً ثابت ہو کیونکہ دونوں میں فرق کرنے کا کوئی قائل نہیں یعنی یا تو مخالف کے نزدیک یہ دونوں مسئلے ثابت ہوں گے یا دونوں ثابت نہیں ہوں گے۔

س عدم القائل الفصل کی اقسام کتنی اور کونسی ہیں وضاحت کریں

ج پہلی قسم:۔ دو مسئلوں میں اختلاف کی بنیاد ایک ہی ہو مثلاً یوم نحر کے روزے کا نذر ماننا درست ہے اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ بیع فاسد قبضے کے وقت ملکیت کا فائدہ دیتی ہے ان دونوں مسئلوں میں اختلاف کی بنیاد ایک ہی ہے وہ اس طرح کہ یوم نحر کے روزے سے منع کیا گیا ہے اسی طرح بیع فاسد کرے تو بیع ہو جائے گی اگرچہ ان دونوں سے منع کیا گیا۔

دوسری قسم:۔ وہ دو مسئلے کہ جن میں اختلاف کی بنیاد ہو مثلاً قے ناقض وضو ہے اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ بیع فاسدہ ہوتی ہے ان دونوں مسئلوں میں اختلاف کی بنیاد مختلف ہے۔

فصل الواجب علی المجتہد

س نئے مسئلے مجتہد کہاں سے طلب کرے اور ترتیب مع مثال سے واضح کریں۔

ج الواجب پر مجتہد کے وہ نئے مسئلے کا حل نکالے کتاب اللہ پھر سنت رسول کی طرف رجوع کرے گا قرآن و سنت کی واضح عبارات حاصل ہو یا دلالت اور اشارے سے مسئلہ معلوم ہو بہر صورت جب تک نصاں پر عمل کرنا ممکن ہو رائے پر عمل کرنے کی اجازت نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اگر کسی شخص کو فیصلہ کے بارے میں اشتباہ ہو جائے تو کوئی شخص اسے خبر دے تو اسے خبر پر عمل کرنا ہوگا غور و فکر کرنا جائز نہیں اسی طرح اگر کسی شخص کو پانی ملا اور کسی معتبر شخص نے بتایا کہ یہ پانی ناپاک ہے تو اس کے لیے وضو کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اسی بندے کا خبر مانے گا۔

شبہ کی اقسام مع حکم و امثلہ لکھیں

شبہ کی دو قسمیں ہیں [1] شبہ فی الظن۔ [2] شبہ بالعمل اسکی وضاحت ایک مثال سے کی گئی ہے جو یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے کی لونڈی سے جماع کی تو اس پر حد نہیں ہوگی اگرچہ وہ کہے کہ میں جانتا ہوں یہ مجھ پر حرام ہے۔ یہاں اسے اس بات کا شبہ ہوا کہ لونڈی اسکی ملک ہے اور یہ شبہ ایک نص کی وجہ سے ثابت ہوا وہ یہ کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا انت ومالک لأبیک گویا کہ اس نے یہ سمجھا کہ یہ لونڈی میری ملک ہے دوسری طرف قاعدہ یہ ہے کہ مجھ پر حلال ہے

حرام ہے تو چونکہ دوسرا شبہ اصلی اپنی رائے سے
پیدا ہوا اور پہلا شبہ یعنی لونڈی کا مالک ہونا یہی شبہ
بالفعل ہے نص سے ثابت ہوا اور چونکہ نص کو رائے
پر ترجیح حاصل ہے لہذا اس کا اعتبار کرتے ہوئے اس
پر حد نہیں لگائیں گے اگر بیٹے نے باپ کی لونڈی
سے جماع کیا تو حلال و حرام ہونے کے سلسلے میں اس
سے رائے کا اعتبار ہوگا اگر کہ میرے خیال میں یہ بیٹے
پر حرام ہے تو حد واجب ہوگی۔

جب دو دلیلوں میں تعارض آجائے کیا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

اگر دو دلیلوں میں تعارض پیدا ہو جائے کہ کسی
ایک کو ترجیح حاصل نہ ہو تو نسخ کی طرف رجوع
کیا جائے گا اگر حدیثوں میں اسطرح کا تعارض
پیدا ہو جائے تو آثار صحابہ اور قیاس کی طرف
طرف رجوع کریں گے پھر جب مجتہد کے
نزدیک دو قیاس متعارض ہو جائیں تو غور و فکر کرے
ایک پر عمل کرلے کیونکہ قیاس کے پیچھے تو کوئی
دلیل شرعی نہیں ہے جسکی طرف رجوع کیا جائے یہی
وجہ ہے کہ ہم کہتے ہیں جب مسافر کے پاس پانی
کے دو برتن ہوں ایک پاک اور دوسرا ناپاک
تو ان میں غور و فکر نہ کرے بلکہ تیمم کرلے اور اگر
اس کے پاس دو کپڑے ہوں ایک پاک ہو دوسرا ناپاک
تو ان میں غور و فکر کرے کیونکہ پانی کا بدل ہے اور
وہ مٹی ہے لیکن کپڑے کا کوئی بدل نہیں ہے

جسکی طرف رجوع کیا جائے گا پس ثابت ہوا کہ رائے
پر عمل کیا جائے گا جب کوئی دوسری دلیل شرعی نہ ہو۔